بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 22 اپریل 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کل ہم رمضان کے مہینہ سے گزر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر مؤمن یہ کوشش کرتا ہے کہ اس مہینہ سے زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ نے روزے کی فرضیت کے ساتھ ہی اس کا مقصد بیان فرمایا ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ پس ہم روزوں سے اسی وقت فیض حاصل کرسکتے ہیں جب تقویٰ کے معیار کو بلند کرنے والے ہوں گے۔ ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں گے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے۔ صرف سحری اور افطاری کھانے سے روزہ ہمارے لئے ڈھال نہیں بن سکتا۔ بلکہ اس کے لوازمات کو بھی دیکھنا ہو گا۔

ہم اپنے آپکو مسلمان اور مومن کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم پر ایمان لاتے ہیں اور آپ کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح و مہدی پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ اب اسلام کی نشأۃِ ثانیہ مسیح موعود سے ہی وابستہ ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم اپنے اندر اسلام کی روح کو قائم رکھنے کیلئے مسیح موعود سے ہی ہدایت لیں۔ تقویٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ایمان کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔ تقویٰ کیا ہے۔ ہر قسم کی بدی سے اپنے آپکو بچانا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب ہم اگر جائزہ لیں تو یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ ہمیں اپنے جائزہ سے ہی پتہ چل جائیگا کہ کیا تقویٰ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رمضان میں عموماً قرآن پڑھنے کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے۔ اس سوچ سے پڑھنا چاہیئے کہ اس کے اوامر ونواہی پر ہم نے غور کرنا ہے۔ برے کاموں سے رکنا ہے اور اچھے کاموں کو ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ یہی ایک مومن کی نشانی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس اگر ہماری نمازیں، روزے اور قرآن کریم پڑھنا ہمارے اندر کوئی عملی تبدیلی پیدا نہیں کرتے اور تقویٰ حاصل نہیں ہوتا تو ہم نے اپنے روزوں کے مقصد کو پورا نہیں کیا۔ ہم نے سحری اور افطاری کا اہتمام تو کیا لیکن ان کے کھانے کے مقصد

کو پورا نہیں کیا۔ پس جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ لوگ اکثر سوال کرتے ہیں کہ کیسے پتہ چلے کہ ہماری نیکیاں قبول ہو رہی ہیں۔ وہ ایسے ہی پتہ چلے گا کہ اگر آپ کے دل میں مزید نیکیوں کی تحریک پیدا ہو رہی ہے۔ اگر ایسا ہو رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی نیکیوں میں بر کت ڈال رہا ہے۔

ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اگر انسان عبادت کو کرے لیکن اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا نہ کرنے والا ہو تو ایسا شخص متقی نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم بندوں کے حقوق پورے کرنے والے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے حقوق ادا نہیں کرتے تو یہ چیز بھی تقویٰ سے دور ہے۔ ایک حقیقی مومن کیلئے دونوں حقوق کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت کے بگڑنے کی وجہ سے آج ان کی یہ حالت ہوئی ہے۔ اگر انسان خود بدی سے دور نہ ہو تو تبلیغ نہیں کر سکتا۔ احمدیوں کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔